eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

ڈاکٹر محمد رمضان طاہر
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو واقبالیات، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

Dr Ramza Tahir **Email:** ramzan.tahir@iub.edu.pk
Assistant Professor, Department of Urdu & Iqbal Studies, Islamia University, Bahawalpur

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں تدریسِ اقبالیات کا تحقیقی جائزہ

AN ANALYSIS OF TEACHING OF IQBAL STUDIES AT THE ISLAMIA UNIVERSITY OF BAHAWALPUR

DOI: https://doi.org/10.56276/tasdiq.v4i01.92

ABSTRACT

The essay focuses on the efforts made by Jamia Islamia Bahawalpur in promoting the thought and message of Iqbal. The state of Bahawalpur was founded in 1727 and remained till its emergence with the province of Punjab in 1955 following the partition of India. All aspects considered; the state was exemplary in Islamic traditions. Inspired by Jamia Al Azhar and following its academic pursuits; Jamia Abbasia was established in June 1925, in 1964 it was taken into the custody of the Endowment Department after partition and finally, in 1975 it was titled "The Islamia University of Bahawalpur"- a name that remains till date. In 1977 the department of Urdu and Iqbaliat was founded and hereafter the university embarked upon a journey of research. From MA to PhD, several articles have been written to date and an Iqbal society has taken the responsibility of promoting Iqbal's message into her hands. On November 9th, 2020 the foundation of a separate department of Iqbaliat was declared specifically designed to serve the purpose of making Iqbal's message known nationwide and further worldwide- trying to progress into something more lasting. In this article, the efforts of Islamia University, Bahawalpur for Iqbaliat have been analysed along with a further analysis of the topics of articles written and their standard.

KEYWORDS
Islamia University Bahawalpur, Iqbal, Articles, Research Standards, Objectives, Curriculum, Services, Reviews

Received: 25-May-22
Accepted: 10-Jun-22
Online: 30-Jun-22

کلیدی الفاظ: اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، وتدریس اقبال، آغاز، مقالات، تحقیقی معیار، مقاصد، نصاب۔

اس مضمون میں اس بات کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور کی فکرِ اقبال کی ترویج کے ضمن میں کیا خدمات ہیں۔ والیانِ ریاست بہاولپور کو علم وادب سے خاص لگاؤ رہا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ریاست میں بے شمار تعلیمی ادارے قائم کیے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی 22، جون 1925ء کو جامعہ ازھر کی طرز پر بہاولپور میں علومِ اسلامیہ کی ایک یونیورسٹی "جامعہ عباسیہ" کا قیام ہے۔

1977ء میں اس یونیورسٹی میں شعبہ اردو و اقبالیات کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے قیام کے ساتھ ہی یہاں تحقیقی سرگرمیوں کا آغاز ہو گیا۔ شعبہ اُردو و اقبالیات کے قیام سے لے کر اب تک اقبال پر ایم۔اے، ایم۔فل اور پی ایچ ڈی سطح کے متعدد مقالات لکھے جا چکے ہیں۔ جس کا مقصد فکرِ اقبال کا فروغ اور طلبہ میں چھپی صلاحیتوں کو بیدار کرنا ہے۔

یہ بات نہایت خوش آئند ہے کہ 9-نومبر 2020 یومِ اقبال کے موقع پر اس یونیورسٹی میں الگ سے شعبہ اقبالیات کے قیام کا اعلان کیا گیا تھا اور ایک سال کے اندر اس نے بی ایس، ایم فل اور پی ایچ ڈی کلاسسز کا آغاز کر دیا ہے امید ہے کہ دنیا بھر ،میں اقبالیات کی ترویج کے لیے یہ شعبہ معاون ثابت ہو گا۔

اس مضمون میں یہ جائزہ بھی لیا گیا ہے کہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور کی اقبالیات کے ضمن میں کیا خدمات ہیں۔ اس میں لکھے گئے اقبالیات کے موضوع پر مقالات کے عنوانات کیا ہیں اور ان کا معیار کیسا ہے؟

برصغیر میں تقریباً چھے سو کے قریب ریاستیں رہی جن میں سے کچھ مغلیہ دور میں قائم ہوئیں جب کہ زیادہ تر کا قیام انگریزوں کے عہد میں ہوا۔ ان میں کچھ ریاستیں ایسی بھی تھیں جو وہاں کے حکمرانوں کی جدوجہد سے قائم ہوئی تھیں اور دولتِ خداداد کہلاتی تھیں۔ ریاست بہاول پور بھی ایسی ہی ایک ریاست تھی۔ ہندوستان کی چھے سو ریاستوں میں سے رتبے کے اعتبار سے بہاولپور کا نمبر باسٹھ واں تھا۔ اس کے فرمانروا ستر توپوں کی سلامی پاتے تھے۔ متحدہ ہندوستان میں حیدرآباد دکن بھوپال اور بہاول پور تین بڑی مسلمان ریاستیں تھیں ان میں سے صرف بہاولپور ایک ایسی ریاست تھی جو 1947ء تک خودحفاظتی کے ساتھ باقی رہی۔

> ریاست بہاولپور کا قیام 1727ء میں عمل میں آیا۔(1) اور 1955ء میں صوبہ پنجاب کے ادغام تک یہ ریاست قائم رہی۔ یہ ریاست ہر دور میں اسلامی تہذیب کا گہوارہ رہی۔ ریاست بہاولپور کے والیان کو علم و ادب سے ہمیشہ لگاؤ رہا۔ اس سلسلے میں انہوں نے ریاست میں بے شمار تعلیمی ادارے قائم کیے۔ اس سلسلے میں 22، جون 1925ء کو جامعہ الزھر کی طرز پر بہاولپور کے صدر مدرسہ عربیہ کو شعبہ علوم اسلامیہ کی ایک یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا۔ اس کا نام جامعہ عباسیہ رکھا گیا۔ اس کا سنگِ بنیاد نواب صادق محمد خان خامس نے رکھا۔(2) اس یونیورسٹی نے باقاعدہ تدریس کا آغاز 15 اگست 1925ء سے کیا۔

اس زمانے میں اس طرز کا ایک ادارہ ریاست حیدرآباد دکن میں عثمانیہ یونیورسٹی کی صورت میں موجود تھا جس کا قیام 1918ء میں عمل میں آ چکا تھا لیکن ان دونوں جامعات کے تدریسی نصاب میں یکسانیت نہیں تھی۔

> اس زمانے میں جامعہ عباسیہ میں انگریزی کو اضافی مضمون کی حیثیت حاصل تھی۔ اس کے بیشتر طلباء پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل اور مولوی فاضل کا امتحان پاس کرتے تھے جب کہ ان کے فارغ التحصیل طلباء میٹرک

کرنے کے بعد بی۔اے کی انگریزی پاس کرتے تھے اور اسی طرح ڈگری حاصل کرتے تھے۔"(3)

جامعہ عباسیہ میں دینی اور مشرقی علوم کی خاطر خواہ تعلیم کے ساتھ مغربی تعلیم کی سہولت بھی میسر رہی۔ اس لیے جامعہ عباسیہ کو ہندوستان بھر میں ایک مثالی ادارے کی حیثیت حاصل رہی۔

جب ریاست بہاولپور کی انتظامی اکائی کا ادغام صوبہ مغربی پاکستان کے ساتھ عمل میں آیا تو 1964ء میں جامعہ عباسیہ کو محکمہ تعلیم کی بجائے اوقاف کی تحویل میں دے دیا گیا اور اس کا نام بدل کر جامعہ عباسیہ رکھا گیا۔

> ستمبر 1975ء میں پنجاب اسمبلی نے جنوبی پنجاب میں دو یونیورسٹیاں بنانے کا اعلان کیا، ملتان میں ملتان یونیورسٹی جس کا نام بعد ازاں بہاءالدین زکریا یونیورسٹی رکھا گیا اور دوسری اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور۔ ساتھ ہی حکومتِ پنجاب نے ان کے ایکٹ بھی منظور کر لیے۔ واضح رہے کہ زکریا یونیورسٹی ایک سکول کی بلڈنگ میں شروع کی گئی تھی اور اس کے دفتری عملے وائس چانسلر، رجسٹرار، خزانہ دار اور ناظم امتحانات کے لیے گُل گشت کالونی میں چند چھوٹی بڑی کوٹھیاں کرائے پر لی گئی تھیں جب کہ اسلامی یونیورسٹی میں یہ سب ادارے اور دفاتر پہلے سے موجود تھے بس عہدوں کے نام تبدیل کر دیئے گئے تھے۔ مثلاً امیر الجامعہ کی جگہ وائس چانسلر ک عہدے نے لے لی تھی۔"(4)

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں شعبہ اردو و اقبالیات کا قیام 1977ء میں عمل میں آیا۔ اس شعبے کے پہلے چیئر مین سید مخدوم مہدی تھے۔ سید مخدوم مہدی کی تعلیمی قابلیت ایم۔اے اردو تھی۔ شعبہ اردو و اقبالیات کے قیام سے قبل وہ جامعہ عباسیہ میں انٹر میڈیٹ اور میٹرک کی سطح تک پڑھاتے تھے۔ جب شعبہ اردو و اقبالیات کا قیام عمل میں آیا تو وہ اس شعبے کے پہلے چیئر مین مقرر ہوئے۔ اس شعبے کی پہلی باقاعدہ کلاس کا آغاز 1977ء میں ہوا۔ شعبے کے قیام سے ہی یہاں تحقیق کا آغاز ہوا۔ شروع شروع میں ایم۔اے کی سطح میں " مجلسِ اقبال "کا قیام بھی عمل میں آیا۔ جس کا مقصد نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں کو فروغ دینا تھا۔ تاکہ طلباء کے اندر پائی جانے والی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جاسکے۔ مجلسِ اقبال کے عہدے دار طالب علم جب کہ سرپرست صدرِ شعبہ اور سرپرستِ اعلیٰ وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور ہوتے ہیں۔

سید مہدی مخدوم کی مدتِ ملازمت ختم ہونے کے بعد 15-مارچ 1980ء کو ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی شعبہ اردو و اقبالیات کے چیئر مین بنے۔ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی بطور اقبال شناس استاد کی حیثیت سے شعبہ اردو و اقبالیات سے منسلک رہے۔ وہ اس سے قبل پنجاب یونیورسٹی لاہور میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی نے پانچ سال شعبہ اردو میں قیام کیا۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے قیام 1977ء سے ہی یہاں شعبہ اردو کا قیام عمل میں آیا تو ابتداء سے ہی تین جامعات پنجاب یونیورسٹی لاہور، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے اردو شعبہ جات کا تدریسی نصاب ایک جیسا تھا۔ بعد میں وقت کے ساتھ ساتھ اس میں ترامیم و اضافے ہوتے رہے مگر شعبہ اردو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں زیادہ تر وہی تدریسی نصاب رائج ہے جو ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی کے دور میں بنا تھا۔ افتخار احمد صدیقی نے اپنے پانچ سال کے قیام کے دوران اردو کے نصاب میں اقبالیات کا پرچہ جو پنجاب یونیورسٹی لاہور میں رائج تھا اس میں تھوڑی بہت ترامیم کی گئی اور دوسرا پرچہ فارسی

زبان و ادب با تخصیص اقبال شامل کیا گیا۔ ان پرچوں میں وقت کے ساتھ ساتھ کچھ تبدیلیاں بھی ہوئیں۔ یہ دونوں پرچے 1983ء میں ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی نے شروع کروائے تھے جو ابھی تک پڑھائے جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر شفیق احمد مئی 1978ء میں اس شعبے سے منسلک ہوئے اور 9 مئی 1912ء تک متواتر اقبالیات کا پرچہ پڑھاتے رہے۔ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی ڈاکٹر شفیق احمد کے استاد تھے۔ اس طرح یہ دونوں اقبالیات پڑھاتے رہے۔ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی فلسفے والا حصہ پڑھاتے رہے جبکہ تشریحات والا حصہ ڈاکٹر شفیق احمد اور فارسی حصہ ڈاکٹر سلیم ملک پڑھاتے رہے۔ ان لوگوں کی مخلصانہ کاوشوں سے ہزاروں طلبا و طالبات اقبال کے افکار سے روشناس ہوئے۔ ڈاکٹر شفیق احمد کی مدتِ ملازمت ختم ہونے کے بعد اردو حصہ ذیشان تبسم، ڈاکٹر محمد رمضان طاہر جبکہ فارسی حصہ شعبہ فارسی کے استاد ڈاکٹر مصطفیٰ زیدی اور ڈاکٹر روزینہ انجم نقوی پڑھاتے رہے۔

خطۂ بہاولپور کے باسیوں کو اقبال اور کلامِ اقبال سے بے حد محبت ہے۔ یہاں کے طلبا و طالبات کو اقبال سے والہانہ لگاؤ ہے۔ کسی بھی طالب علم سے شعر سنانے کی فرمائش کی جائے تو وہ علامہ اقبالؒ کے دو تین اشعار ضرور سنا دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کا ماحول نہایت پاکیزہ ہے مذہبی اور روحانی اعتبار سے یہ خطہ بہت مضبوط ہے۔ خواجہ فرید کی اس دھرتی میں شعر فہمی اور شعر گوئی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہاں کے مقامی باشندے اسلامی شعائر کی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ یہاں کے عباسی حکمرانوں نے بہاولپور میں اسلامی روایات کے تحفظ اور فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ بقول سید نذیر علی شاہ:

> "بہاول پور میں اسلامی روایات کے تحفظ اور فروغ کی بہت حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت سر صادق محمد خان عباسی نے رائج دورِ جاہلیت کی عرب رسومات کو ختم کر دیا، سرکاری محکموں، عوامی اداروں، شہروں اور بستیوں کے ناموں سے یہ بات ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی مزاج کا خاص طور پر خیال رکھا گیا۔"(5)

اسی وجہ سے یہاں اسلامی روایات، اعلیٰ اقدار اور اقبالیات سے لوگوں کی دلچسپی ہنوز برقرار ہے۔

علامہ اقبال کو بھی ریاست بہاولپور سے خاص لگاؤ تھا۔ انہیں ریاست بہاولپور میں ایک اسلامی فلاحی ریاست کا احساس ہوتا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اسے ہمیشہ اچھی نظر سے دیکھا۔ انجمن حمایتِ اسلام کے پلیٹ فارم سے سماجی فلاحی سرگرمیوں کے لیے نواب آف بہاول پور ہمیشہ معاونت کرتے رہے لیکن اقبال نے خودداری اور اپنی خودی کے پیش نظر کبھی اپنی ذاتی ضرورت کے لیے کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا نہ ہی کچھ وصول کیا اور نہ ہی کبھی ایسی کسی پیش کش کو قبول کیا۔

انجمن حمایتِ اسلام کے چھیالیسویں اجلاس میں نظام حیدر آباد دکن نے شمولیت اختیار کرنا تھی۔ یہ اجلاس 27 تا 29 دسمبر 1930ء کو منعقد ہونا تھا لیکن اسی دور میں نظام حیدر آباد دکن کے جواں عمر شہزادوں کی شادی اور دسمبر میں ہی وائسرائے کے حیدر آباد دوسرے کی وجہ سے انہیں اس جلسے میں شامل ہونے کی معذرت طلب کرنا پڑی تو اس موقع پر علامہ اقبال نے نواب صادق محمد خان عباسی والئی ریاست بہاولپور کو اجلاس کی صدارت کی دعوت دی جو انہوں نے بخوشی قبول فرمائی۔ چنانچہ انجمن حمایتِ اسلام کے چھیالیسویں سالانہ اجلاس کی صدارت سر نواب صادق محمد خان عباسی نے کی تھی۔

علامہ اقبال نے اس موقع پر عباسی فرمانرواؤں کی خدمت میں ان کی علم دوستی کے ضمن میں فرمایا تھا:

> "علمی اعتبار سے عباسی حکمرانوں کا فیض ہمیشہ عام رہا ہے۔ سرکار والا کے آباؤاجداد کے احساسات کا تذکرہ اس مختصر

سپاس نامے میں نہیں سما سکتا۔ ہم نیاز مندانِ قدیم محض تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضور پُر نور کے دودمانِ عالی کا ابر لطف و کرم شروع سے ہی انجمن کی خشک کھیتی کے لیے سرابی کا خاص چشمہ بنا رہا۔"(6)

اس موقع پر نواب آف بہاولپور سر صادق محمد خان عباسی نے انجمن حمایت اسلام کے لیے پچیس ہزار روپے کا گراں قدر عطیہ کا اعلان بھی کیا تھا۔(7)

یہی وہ مخلصانہ روابط تھے جن کی بدولت بہاولپور میں اقبال اور کلامِ اقبال سے والہانہ پن پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی ذوق و شوق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے 9-نومبر 2020ء یومِ اقبال کے موقع پر عزت مآب وائس چانسلر دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور ڈاکٹر انجینئر اطہر محبوب نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں الگ سے شعبہ اقبالیات کے قیام کا اعلان فرمایا اور یہ معاملہ 2 جنوری 2021ء کو سنڈیکیٹ کے پچھترویں (75) اجلاس میں پیش کیا گیا جس کی منظوری سینڈیکیٹ نے دے دی اور 4 فروری 2021ء کو اس کے قیام کا با قاعدہ نوٹیفکیشن ہوا اور ایک سال کے قلیل عرصے میں یہاں بی ایس، ایم فل پی ایچ ڈی کی کلاسز کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس شعبے کے قیام کے مقاصد یہ ہیں۔

- پاکستان اور دنیا بھر میں اقبال کی فکر کی ترویج کرنا۔
- نوجوان نسل میں اساسِ پاکستان اور نظریہ پاکستان کا شعور بیدار کرنا۔
- عالمی اداروں کے اشتراک سے فکرِ اقبال کو عالمی سطح پر متعارف کروانا۔
- قومی سطح پر اسلامی وحدت اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے فکرِ اقبال کی ترویج کو تیز تر کرنا۔
- معلم اسکالرز خصوصاً علامہ اقبال کے حوالے سے تحقیقی جریدے کا اجراء کرنا۔

امید ہے کہ یہ شعبہ دنیا بھر میں فکرِ اقبال کی تفہیم و ترویج کے لیے نہایت معاون و مددگار ثابت ہو گا۔

اس سے قبل جب سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں شعبہ اردو و اقبالیات قائم ہے۔ اس وقت سے اب تک اقبال پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں جو مقالات لکھے گئے ان کا مختصر تعارف یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

"بانگِ درا کے شارحین"

اس موضوع کے تحت محمد علی اختر نے ڈاکٹر شفیق احمد کی نگرانی میں ایم۔اے کی سطح کا مقالہ 1983ء کے تعلیمی دورانیہ میں لکھا۔ یہ مقالہ 110 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ مقالہ ابواب بندی کی بجائے پانچ عنوانات میں تقسیم ہے۔

- پہلا عنوان: اردو میں شرح نویسی کی روایت
- دوسرا عنوان: یوسف سلیم چشتی کی شرح نویسی
- تیسرا عنوان: مولانا غلام رسول مہر کی شرح نویسی
- چوتھا عنوان: متفرق شرح نگار
- پانچواں عنوان: شارحین بانگِ درا کا تقابلی جائزہ

بچوں کا شاعر۔ اقبال

ایم اے اردو کی سطح کا یہ مقالہ شگفتہ بانو نے ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی کی نگرانی میں 1984ء میں تحریر کیا۔ یہ مقالہ پانچ ابوب پر مشتمل ہے۔

- باب اول: اردو میں بچوں کا ادب
- باب دوم: اقبال کی بچوں سے دلچسپی
- باب سوم: بچوں کی نظمیں فنی و فکری جائزہ
- باب چہارم: اقبال کی غیر مدون نظمیں اور ان کا جائزہ

یہ مقالہ 137 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مقالے میں علامہ اقبال کی بچوں کی نظموں اور متعلقہ انگریزی نظموں جن کا یہ ترجمہ یا جن سے یہ ماخوذ ہیں ان کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

پہلے باب میں اردو میں بچوں کے ادب کے حوالے سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں اقبال کی بچوں اور بچپن سے دلچسپی بیان کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں اقبال کی بچوں کے لیے لکھی گئی نظموں کا فکری و فنی جائزہ لیا گیا ہے جبکہ باب چہارم میں اقبال کی متروک بچوں کے لیے نظموں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

یہ مقالہ نہایت معیاری ہے۔ مقالہ نگار اور نگران کی عرق ریزی نے اس مقالے کو بہت وقیع بنا دیا ہے۔ مقالہ نگار نے لکھا ہے:

> "اقبال کے انداز کے مطابق بچوں میں قوتِ متخیلہ یا واہمہ بھی بڑی نمایاں ہوتی ہے۔ استاد کو چاہیے کہ وہ بچے کی قوتِ متخیلہ کی طرح بالخصوص توجہ دے کیوں کہ بچے کو اس خصوصیت سے بے انتہا تعلیمی فائدہ ہو سکتا ہے۔ چھوٹے بچے عموماً کاغذ کی کشتیاں بناتے رہتے ہیں۔ یہ بھی قوتِ واہمہ کی نمو کے لیے ایک اچھی مشق ہے۔"(7)

"بالِ جبریل کی شرحوں کا مطالعہ"

یہ مقالہ 84-1986ء کے تعلیمی دورانیہ میں محمد افضل بسرا نے ڈاکٹر شفیق احمد کی نگرانی میں تحریر کیا۔ یہ مقالہ 91 صفحات پر مشتمل ہے جبکہ اس کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

- باب اول: یوسف سلیم چشتی کی شرح نویسی
- باب دوم: مولانا غلام رسول مہر کی شرح نویسی
- باب سوم: ڈاکٹر عارف بٹالوی کی شرح نویسی
- باب چہارم: باب جبریل کے شارحین کا تقابلی جائزہ

مقالہ نگار نے تقابلی جائزے کے ضمن میں لکھا ہے:

> "ڈاکٹر عارف بٹالوی تحقیقی میدان میں انتہائی کمزور شارح ہیں۔ اول تو انہوں نے کسی نظم کا پس منظر نہیں لکھا، اگر لکھا بھی ہے تو وہ انتہائی ناقص ہے۔"(8)

اقبال صدی 1977ء کے رسائل کی وضاحتی فہرست۔

یہ مقالہ سردار علی جاوید نے ڈاکٹر شفیق احمد کی نگرانی میں تعلیمی سال 81-1982ء کے دوران مکمل کیا۔ یہ مقالہ دو ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں مختلف رسائل کے مضامین کی وضاحتی فہرست مرتب کی گئی ہے۔ اس باب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

حصہ اول میں پاکستان بھر میں شائع ہونے والے ایسے مختلف ادبی رسائل شامل کیے گئے ہیں جن کی حیثیت سب پر عیاں ہے۔ جن میں "نقوش" "اوراق"، "ماہِ نو" اور "سب رس" وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بھارت میں پاکستانی سفارت خانے کی طرف سے شائع ہونے والے اقبال نمبر بھی اس حصے میں شامل ہیں اور جموں وکشمیر اکادمی سری نگر کی طرف سے شائع ہونے والا رسالہ بھی اس حصے میں شامل کیا گیا ہے۔

دوسرا حصہ ان رسائل پر مشتمل ہے جو مختلف یونیورسٹیوں، کالجوں، سکولوں یا انجمنوں کے مجلوں کی صورت میں شائع ہوئے۔

حصہ سوم انگریزی زبان میں اقبال پر شائع ہونے والی تحریروں پر مشتمل رسائل کے بارے میں ہے۔ باب دوم میں تمام مضامین نویسی کے نام اور ان کے مضامین کے عنوانات کی فہرست دی گئی ہے۔

یہ مقالہ تحقیق کرنے والے طلبہ کے لیے نہایت معاون ہے۔ مقالہ شعبہ اردو واقبالیات کی لائبریری میں موجود ہے۔

اقبالیات کا اشاریہ

1970ء سے 1976ء تک ادب مجلات میں اقبالیات کے متعلق شائع ہونے والے مضامین کی اشاریہ سازی کے کام کو فاطمہ مبین نے ڈاکٹر روشن آراراؤ کی نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ یہ مقالہ 85-1986ء کے تعلیمی دورانیہ میں لکھا گیا ہے۔ اس کے صفحات کی تعداد 185 ہے۔ اشاریہ سازی کے اس مقالے میں 1970ء سے 1976ء تک اقبال پر چھپنے والے مضامین کو ان کے مصنفین و مولفین کے ناموں سے مرتب کیا گیا ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے مقالے پر کافی محنت کی ہے لیکن اگر یہ کام مصنفین و مولفین کے ناموں کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے مرتب کر لیا جاتا تو تحقیق کرنے والے طلباء کے لیے مزید آسانی پیدا ہو جاتی۔

علامہ اقبال کے مضامین کی اشاریہ سازی

یہ مقالہ 85-1986ء کے تعلیمی سال کے دورانیہ میں لکھا گیا۔ مقالہ نگار نسیم اختر نے ڈاکٹر روشن آراراؤ کی نگرانی میں یہ کام مکمل کیا۔ اس مقالے کی ضخامت 167 صفحات پر مشتمل ہے۔ اشاریہ سازی کے ضمن میں مقالہ نگار نے علامہ اقبال پر چھپنے والے ہر طرح کے مضامین اور ان کے مصنفین کے ناموں کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا ہے۔ یہ مقالہ تحقیق کرنے والے طلباء کے لیے نہایت معاون ہے۔ یہ مقالہ بھی شعبہ اردو اسلامیہ یونیورسٹی کے کتب خانے میں موجود ہے۔

"اقبال کے فکری تصورات بانگِ درا کے دیباچے کی روشنی میں"

ایم اے اردو کی سطح کا یہ مقالہ 2003ء-2001ء کے تعلیمی دورانیہ میں عمارہ اقبال نے پروفیسر ڈاکٹر نجیب جمال کی نگرانی میں تحریر کیا۔

یہ مقالہ سات ابواب پر مشتمل ہے۔

- پہلا باب: بانگِ درا کا دیباچہ اور دیباچہ نگار کا تعارف
- دوسرا باب: اقبال کی ابتدائی غزل گوئی پر داغ کے اثرات
- تیسرا باب: اقبال کی شخصیت اور فن پر مولوی میر حسن کے اثرات
- چوتھا باب: اقبال کے فکر و فن پر مغرب کے اثرات
- پانچواں باب: اقبال کی شاعری کے مختلف ادوار
- چھٹا باب: غالب اور اقبال کا تقابلی جائزہ
- ساتواں باب: اقبال کا اسلوب شعر

اس مقالے میں "بانگِ درا" کے دیباچے میں جتنے بھی تصورات موجود ہیں ان کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مقالہ نگار کا اسلوب نہایت عمدہ ہے وہ ایک جگہ لکھتی ہیں

> "داغ کی شاعری کا اثر ان کی غزلوں پر نہیں پڑا بلکہ ان کی ابتدائی نظموں میں بھی داغ کے بہت سے الفاظ و محاورات تلمیحات اور خیالات کی جھلک ملتی ہے۔ مثلاً نظم "فریادِ امت" میں ان کے بعض اشعار تو ایسے ہیں اگر انہیں نظم سے الگ کر لیا جائے تو ان میں اور ایک غزل کے اشعار میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔"(10)

"کلامِ اقبال (اردو) میں جغرافیائی حوالے"

یہ مقالہ حمیرا اکرم نے ایم فل کی ڈگری کے لیے 2011ء-2009ء کے تعلیمی سال کے لیے تحریر کیا۔ مذکورہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

- باب اول: علامہ اقبال کا تاریخی و جغرافیائی شعور
- باب دوم: کلامِ اقبال میں براعظموں اور مختلف ممالک کا ذکر
- باب سوم: کلامِ اقبال میں صوبوں، شہروں اور ریاستوں کا ذکر
- باب چہارم: کلامِ اقبال میں دیگر مختلف حوالے
- باب پنجم: محاکمہ

مقالے کے پہلے باب میں علامہ اقبال کا تاریخی شعور بیان کیا گیا ہے۔ علامہ اقبال کی فطرت سے محبت اور خصوصاً تاریخ اسلام اور مسلمان ممالک کی سیاحت کے شوق کا بیان ہے جب کہ دوسرے باب میں کلامِ اقبال میں موجود براعظموں اور مختلف ممالک کا ذکر ہے۔ مقالے کے تیسرے باب میں ملکوں، شہروں، صوبوں اور ریاستوں کا ذکر ہے۔ چوتھا باب کلام اقبال میں موجود متفرق حوالہ جات کے بیان پر مشتمل ہے۔ اسی باب میں عبادت گاہوں، تاریخی مقامات اور مظاہرِ فطرت کا ذکر ہے جو کلام اقبال میں موجود ہے۔ پانچویں باب میں محاکمہ کیا گیا ہے۔ "محاکمہ" میں مقالہ نگار نے لکھا ہے:

"کلام اقبال میں اس نقطہ نظر سے جغرافیائی حوالے کثرت سے مل جاتے ہیں جن میں یہ حقیقت بیان ہوئی ہے کہ کوئی خاص شخصیت ہی کسی مقام کو کوئی خصوصی اہمیت دلاتی ہے یا اہمیت گھٹاتی ہے۔ مثلاً کوفہ اپنے تاریخی پس منظر کی بنا پر فریب دہی اور بے وفائی میں ضرب المثل ہے لیکن اقبال حقیقت کا ایک اور رخ بھی یوں دکھاتے ہیں۔

حقیقت ابدی ہے مقامِ شبیری
بدلتے رہتے ہیں انداز کوفی و شامی (11)

"علامہ اقبال پر مطبوعہ سوانحی کتب کا تحقیقی جائزہ"

پی ایچ ڈی کی سطح کا یہ مقالہ سید سجاد حسین شاہ نے پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد کی نگرانی میں 1993ء میں مکمل کیا۔ یہ مقالہ 963 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے چھے ابواب ہیں۔

زیر بحث مقالے میں اقبال پر مطبوعہ سوانحی کتب کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ان سوانحی کتب کے ذخیرے کے پیشِ نظر مقدار کی شکایت نہیں کی جاسکتی البتہ معیار کا تعین کرنے کی ضرورت ہے۔

مقالے کا پہلا باب فنِ سوانح نگاری کے عنوان کے تحت ہے۔ دوسرے باب میں اقبال پر پہلی سوانحی تحریر کی نشاندہی کی گئی ہے جو 1898ء میں شائع ہوئی۔

باب سوم میں انیس مختصر سوانح عمریاں تحقیقی مطالعے میں شامل کی گئی ہیں۔ پہلی مختصر سوانحی عمری کا سنِ اشاعت مئی 1938ء اور آخری 1983ء کی تصنیف بتائی گئی ہے۔

باب چہارم میں دو طرح کی کتب زیرِ بحث آئی ہیں۔

- سوانحی نوعیت کی کتب
- جزوی سوانح عمریاں

باب پنجم میں مستقل سوانح عمریوں کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ باب ششم میں دس ایسی کتب کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں کوئی ایک آدھ مضمون اقبال کی سوانح کے حوالے سے شامل ہے اور اپنے مواد کے اعتبار سے اہم ہے۔

مقالہ برائے پی ایچ ڈی "تصوف اور عمرانی مسائل اقبال کی نظر میں"

پی ایچ ڈی کا یہ مقالہ طالب حسین سیال نے پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد کی نگرانی میں 2007ء میں مکمل کیا۔ یہ مقالہ سات ابواب پر مشتمل ہے۔

- پہلا باب: تصوف
- دوسرا باب: عمرانیات
- تیسرا باب: مسلم سماج اور عمرانی مسائل
- چوتھا باب: عالم کون مکاں اور مقامِ انسان
- پانچواں باب: عقیدہ پرستی اور انسان دوستی
- چھٹا باب: تقدیر پرستی اور جہد و عمل

- ساتواں باب: متبادل تصوف

"بانگِ درا" طبع اول اور دو معاصر اشاعتوں کے متن کا تقابلی مطالعہ (مع اختلافِ نسخ، حواشی و تعلیقات)

پی ایچ ڈی کا یہ مقالہ محمد رمضان نے پروفیسر ڈاکٹر نجیب جمال کی نگرانی میں 2014ء میں مکمل کیا۔ اس مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

- باب اول میں اقبال کی تین معاصر اشاعتوں (کلیاتِ اقبال مرتبہ عبد الرزاق حیدر آباد دکن، اقبال از احمد دین اور بانگِ درا طبع اول) کا تعارف، پس منظر اور اس ضمن میں تنازعہ کی صورت میں ہونے والی خط و کتابت کو شامل کیا گیا ہے۔ اقبال نے دو معاصر اشاعتوں کے ضمن میں جو ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا اس کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔
- دوسرا باب انجمن حمایتِ اسلام اور چند احباب ہیں۔ اسی باب کا دوسرا حصہ "اقبال اور حیدر آباد دکن ہے"
- تیسرا باب مقالے کا اہم ترین باب ہے۔ اس میں بانگِ درا طبع اول، اقبال از احمد دین اور کلیاتِ اقبال مرتبہ مولوی عبد الرزاق میں شامل کلام کے متون میں پائے جانے والے اشتراک و اختلاف کو واضح کیا گیا ہے۔ ہر مصرعے ہر شعر اور ہر بند کو باریکی سے جانچ کر اس کے حوالے اور حواشی لکھ دیے ہیں جہاں کہیں تعلیقات کی ضرورت تھی وہ بھی درج کر دی گئی ہے۔
- چوتھے باب میں اس بات کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اقبال نے جو اشعار ترک کیے ہیں ان کے ترک کرنے کی کیا وجہ تھی۔ ان متروکات کی روشنی میں اقبال کے فکری و فنی ارتقا کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔
- پانچویں باب میں اس بات پر بحث کی گئی ہے کہ اقبال شناسی کے باب میں اقبال از احمد دین اور کلیاتِ اقبال مرتبہ عبد الرزاق کی قدر و منزلت کیا ہے؟ اور اقبال فہمی کے ضمن میں ان کتب کا مطالعہ کس قدر ناگزیر ہے۔

اقبال کے متن کے اختلاف و اشتراک پر یہ اب تک کا سب سے وقیع کام ہے۔ یہ مقالہ شعبہ اردو و اقبالیات اسلامیہ یونیورسٹی کے کتب خانے میں موجود ہے۔

"نظریۂ قومیت و وطنیت کا تعارف و پسِ منظر"

پی ایچ ڈی سطح کا یہ مقالہ غلام اصغر نے ڈاکٹر لیاقت علی کی نگرانی میں لکھا ہے۔ یہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

- باب اول: نظریۂ قومیت و وطنیت کا تعارف و پسِ منظر
- باب دوم: فکرِ اقبال میں تصورِ قومیت و وطنیت کا ارتقا
- باب سوم: مسلم ریاست کا قیام ایک بحث طلب تصور
- باب چہارم: علامہ اقبال کا نظریۂ قومیت و وطنیت اور عہد جدید
- باب پنجم: ماحاصل

موضوع اور مواد کے اعتبار سے یہ مقالہ نہایت اہمیت کا حامل ہے اور اسلامیہ یونیورسٹی کے کتب خانے میں موجود ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1. مزید تفصیل کے لیے، سید نذیر علی شاہ صادق نامہ (مترجم صدیق طاہر 1973ءلاہور ص 45 ملاحظہ کیجیے)۔
2. مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو صادق الاخبار 6، اگست 1925 ص 4
3. ڈاکٹر محمد طاہر، ریاست بہاولپور، کا نظم مملکیت، بزم ثقافت ملتان اکتوبر 2010ء ص 622
4. ڈاکٹر شفیق احمد، بہاولپور گائیڈ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور پریس ص 82
5. سید نذیر علی شاہ "صادق نامہ "(مترجم صدیق طاہر)1973 لاہور ص 42
6. محمد حنیف شاہد "اقبال اور انجمن حمایتِ اسلام "کتب خانہ انجمن حمایتِ اسلام لاہور 1977ء ص 124
7. محمد حنیف شاہد "اقبال اور انجمن حمایتِ اسلام "کتب خانہ انجمن حمایتِ اسلام لاہور 1977ء ص 124
8. شگفتہ بانو "بچوں کا شاعر اقبال، غیر مطبوعہ مقالہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور 1984 ص 44
9. سردار افضل بسرا، بالِ جبریل کی شرحوں کا مطالعہ (غیر مطبوعہ تحقیقی مطالعہ) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور 1986ء، ص 84
10. عمارہ اقبال "اقبال کے فکری تصورات بانگِ درا کی روشنی میں (غیر مطبوعہ مقالہ) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور 2003ء ص 27
11. حمیرا اکرم، کلام اقبال اردو میں جغرافیائی حوالے، غیر مطبوعہ مقالہ 2011ء ص 246